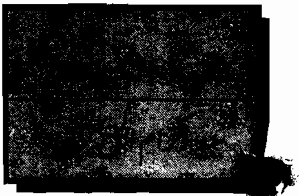

دروازے تو کھلے ہیں ـــــ

دستک کیسی ؟؟؟

عدالتیں چھوٹی ہوں یا بڑی ـــ علاقہ مجسٹریٹ کی عدالت سے لے کر ہائیکورٹ تک اور شریعت کورٹ سے سپریم کورٹ تک عدالتوں کے دروازے ہر وقت کھلے ہوتے ہیں لیکن یہ الگ بات ہے کہ ان کھلے دروازوں پر پردے بھی لٹکے ہوتے ہیں اور باوردی دربان بھی کھڑے ہوتے ہیں، وہ آنے جانے والے سے پوچھتے ضرور ہیں ۔ بلکہ جن کی ضمانت ہوجائے ۔ جن کے حق میں فیصلہ ہوجائے جو پارٹی جیت جائے ۔ اسے تو پوچھے بغیر جانے ہی نہیں دیتے ـــــ یہ دربان اتنے مہربان ہوتے ہیں کہ مؤثر اور ہاتھ کی کھلی پارٹی کو اندر کرسی بھی خالی کرا کے دے دیتے ہیں ۔ لیکن ان سب قباحتوں کے باوجود دروازے کھلے ہی شمار کیے جاتے ہیں ـــ عدالتوں کا ایک وقت مقرر ہے ۔ صبح سے دو بجے دوپہر تک ۔ اگر دو بجے کے بعد گیٹ بند بھی ہوجائیں ۔ ان پر تالے بھی پڑ جائیں ۔ اور اکا دکا باوردی پولیس والے گشت پر بھی ہوں تو بھی ان بند دروازوں کو دیدہ دانستہ کہا جاتا ہے کہ عدالتوں کے دروازے کھلے ہیں ۔

اور ـــ اگر کبھی وقتی طور پر عدالت کا دروازہ بند بھی کرا دیا جائے ۔ تو اس پر دستک نہیں دی جاسکتی اس لیے کہ دستک دینا توہین عدالت کے زمرے میں آتا ہے ۔ اور اس سے نازک مزاج منصف خلل اندازی ۔ اور دخل در معقولات کا عندیہ لے لیتے ہیں ـــ اور یہی فرق عدالت اور گھر کے دروازے میں ہوتا ہے ۔ گھر کے دروازے پہ دستک دی جاسکتی ہے ۔ نہ کھلے تو دوبارہ ۔ پھر بھی نہ کھلے تو سہ بارہ ـــ لیکن بس ـــ تین بار دستک دینے کا حکم ہے ۔ آج کل دستک کو بیل (BELL) کہا جاتا ہے ـــ بیل کا جواب نہ آئے تو خود واپس آجاؤ ـــ اور اس میں برا ماننے کی ضرورت نہیں ہے ۔ لیکن جب دروازہ کھلا ہو تو پھر دستک ـــ چہ معنی است ـــ کھلے دروازہ پر کوئی دستک نہیں دیتا ۔ چنانچہ اسی صورت حال کے پیش نظر عدالتوں کے دروازے ہر وقت کھلے ہوتے ہیں ۔ اس لیے ان پر دستک نہیں دی جاسکتی ۔ بس دروازہ کھلا دیکھ کر اندر داخل ہونا ہی عقلمندی ہے ۔

پاکستان ـــ ایک ایسا ملک جو لا الٰہ الا اللہ کے نام پر بنا ـــ اس کے قانون اور آئین کا ماخذ قرآن و سنت ہے ـــ اور یہ بات آئین میں درج ہے ـــ یہی وجہ ہے کہ تمام عدالتیں کتاب و سنت کی تعلیمات کی روشنی میں فیصلے کرنے کی پابند ہیں ـــ ممکن ہے کہ یہ بات ہمارے لاکھوں ساتھیوں کو معلوم ہی نہ ہو کہ جس طرح معاشرے میں وہ کتاب سنت کے داعی ہیں ـــ اسی طرح ہر حکومت ریاستی سطح پر کتاب و سنت کی پابند ہے ـــ حکومت پیپلز پارٹی کی ہو یا مسلم لیگ کی، نگران وزیر اعظم معراج خالد ہو، یا بلخ شیر مزاری ـــ یہ سارے کے سارے کتاب و سنت کے فیصلے کے پابند ہیں ـــ اس

4

کا مطلب یہ بھی ہوا کہ ہم میں اور حکمرانوں میں جو سانجھ ہے وہ کتاب وسنت کی ہے ۔۔۔ اور ہمیں اس "اتفاق" اور منزل ایک ہونے پر خوشی کا اظہار کرنا چاہیے ۔ چاہے ان حکمرانوں میں بیسیوں ایسے بھی ہوں گے جو فقہ حنفی کے نفاذ کا مطالبہ کرنے والے ہوں ۔ ممکن ہے کہ چند فقہ جعفریہ کے بھی حامی ہوں ۔۔۔ لیکن ان میں جہاں ہم نہیں ہیں وہاں بھی ہماری ہی ہو رہی ہے ۔ یعنی کتاب وسنت کی حکمرانی ۔

کتاب وسنت کی اس بالادستی کے باوجود عدالتیں ہیں کہ من مانے فیصلے دیئے جا رہی ہیں ۔ ولی کے بغیر نکاح کا فیصلہ لاہور ہائیکورٹ نے دے ڈالا ۔۔۔ اب ہمیں چاہیے تھا کہ ہم آؤ دیکھتے نہ تاؤ ۔ سیدھے سپریم کورٹ میں جاتے ۔ اور دھتک دیئے بغیر رٹ دائر کر دیتے کہ فلاں عدالت نے کتاب وسنت کی روح کے خلاف فیصلہ دے ڈالا ۔ اس طرح نہ صرف اس جج کے خلاف بات نکلتی ۔ بلکہ ماتحت عدالت کو بھی کان ہو جاتے ۔۔۔ لیکن افسوس صد افسوس کہ ہم میں سے کسی فرد کو یہ حوصلہ نہ ہوا کہ وہ عدالت میں جاتا ۔۔۔ اور قرآن سنت کے ماننے والوں کی کسی تنظیم یا جماعت من حیث المجموع اپنی زندگی کے وقار ، تشخص اور موجودگی کا ثبوت فراہم نہ کیا ؟؟؟

کون عدالت میں جائے گا ۔۔۔ کوئی بھی نہیں ۔۔۔ مجھ سمیت سارے کے سارے ایک دوسرے کا منہ دیکھ رہے ہیں ۔ اور فیصلے کرنے والے جج حالات کا جائزہ لے رہے ہیں کہ اگر وہابیوں کی حمیت کا یہی عالم ہے تو انہیں مزید من مانے فیصلے کرنے کا حوصلہ ملے گا ۔

ہر اہلحدیث یوں تو شرک کے خلاف تیغ براں ، طاغوت کے خلاف شعلۂ جوالہ اور بدعات کے سامنے کوہ ہمالہ ہے ۔ لیکن یہ تیغیں کند ہو چکی ہیں ۔ شعلہ جوالہ راکھ کے ڈھیر میں بجھ چکا ہے ۔ اور بقول شخصے "راکھ کے اس ڈھیر میں شعلہ ہے نہ چنگاری ہے ۔ جہاں تک کوہ ہمالہ ہونے کا تعلق ہے ۔ وہ نہ صرف یہ کہ اپنے مقام سے سرک گیا ہے ۔ بلکہ کہیں ٹھہرتا ہی نہیں ہے ۔

ہے کوئی لاکھوں میں ایک ۔۔۔ کوئی کروڑوں اہلحدیثوں میں ایک ؟؟؟ ۔۔۔ جو شرک کے خلاف سپریم کورٹ میں رٹ دائر کرے ۔۔۔ شرک بھی موجود ہے ۔۔۔ مشرک بھی اور شرک کے اڈے بھی ۔۔۔ شرک کو مٹانے والے ہاتھ بھی زندہ ہیں ۔۔۔ اہلحدیث وکیل بھی ۔۔۔ اور شرک کو مٹانے کے لئے دولت کے ڈھیر لگانے والے بھی ہیں ۔۔۔ ضرورت کس بات کی ہے ؟؟؟ ۔۔۔ کنڈا کون کھولے ؟؟؟ ۔۔۔ کوئی بولنے اور کنڈا کھولنے کے لیے تیار نہیں ہے ۔ اگر پاکستان سے بزور قانون شرک کا صفایا ہو جائے تو کیا ہماری بخشش کے لیے یہ جواز نہیں ہے ؟؟؟ کیا اس قانون کے اثرات افغانستان ، بھارت ، ایران ، نیپال ، برما اور بنگلہ دیش میں نہیں پڑیں گے ؟؟؟ ۔۔۔ کیا کوئی عدالت یہ کہہ سکتی ہے کہ وہ کتاب وسنت کی روشنی میں شرک کو برحق سمجھتی ہے ۔۔۔ یہ روئے زمین پر حرف غلط ہے ۔۔۔ یہ ریت کے ٹیلے پر لکھی ہوئی تحریر ۔۔۔ شرک پاکستان میں ہوا میں باندھی ہوئی ایک گرہ اور آتش زدہ جنگل میں خشک لکڑی ہے ۔۔۔ جس کی قسمت میں جلنا اور راکھ ہونا لکھا ہے ۔

اب وہ وقت آچکا ہے ۔۔۔ جب شرک کے خلاف رٹ دائر ہو سکتی ہے ۔۔۔ چار لاکھ روپے کی بات ہے